سیرت

سیّد احمد شہیدؒ

حصہ اوّل

۱۴۳۲ھ-۲۰۱۱ء

اردو.........نواں ایڈیشن.........................لکھنؤ
انگریزی.........(بعد ترمیم واضافہ) دوسرا ایڈیشن.........لکھنؤ
عربی...............(بعد تلخیص) تیسرا ایڈیشن.....کویت و بیروت

نواں ایڈیشن

۱۴۳۲ھ ——————— ۲۰۱۱ء

نام کتاب:.................... سیرت سید احمد شہیدؒ (حصہ اول)

کمپوزنگ:.................... حامد (خوشنویس) لکھنؤ

طباعت:.................... آزاد پرنٹنگ پریس، لکھنؤ

صفحات:....................

تعداد:.................... ایک ہزار

قیمت:.................... دوسو پچاس روپے

مجلس تحقیقات ونشریات اسلام

پوسٹ باکس نمبر ۱۱۹، ندوۃ العلماء لکھنؤ

شاہ عبدالقادرؒ، شاہ رفیع الدینؒ، مولانا عبدالحیؒ، مولانا اسمٰعیلؒ، مولانا شاہ محمد اسحاقؒ، مولانا محمد یعقوبؒ موجود تھے اور سید صاحبؒ کی صحبت انہیں حضرات سے تھی، قرآن مجید تو آپ نے خاص طور سے پڑھا، ترجمانِ قرآن حضرت شاہ عبدالقادرؒ کی توجہ اور صحبت نے اس کو جلا دی۔

خلافِ شرع چیزوں سے حفاظت

اس کے بعد آپ اپنے کام میں ہمہ تن مشغول ہو گئے، شاہ صاحبؒ نے آپ کی خدمت کے لئے تین شخص، جن کا خود صلحاء میں شمار ہوتا تھا، مقرر کر دیئے، وہ آپ کی ضروریات مہیا کر دیتے تھے۔

ایک مرتبہ چند بے تکلف لوگوں نے جمنا کے کنارے ہندوؤں کے ایک میلے میں چلنے کے لئے آپ سے اصرار کیا اور باوجود آپ کے عذر و انکار کے زبردستی آپ کو لے گئے، لیکن آپ میلے میں پہنچتے ہی بے ہوش ہو گئے، اور اس میں شریک نہ ہو سکے (۱)، اور انہیں آپ کو مجبوراً واپس لانا پڑا، اس کے بعد ان کو پھر اس کی کبھی جرأت نہیں ہوئی۔

باطنی ترقیات

آپ کو چند دنوں میں اس قدر باطنی ترقی ہوئی اور وہ بلند مقامات حاصل ہوئے، جو سالہا سال کی ریاضت و مجاہدوں سے بھی کم حاصل ہوتے ہیں، اور آپ پر بیداری و خواب میں اس قدر انعاماتِ الٰہیہ کی بارش ہوئی، جس کی نظیر کم ملتی ہے، صاحب ''مخزن احمدی'' لکھتے ہیں:

> ''قیام دہلی کے اثناء میں رمضان پڑا، اکیسویں شب کو آپ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ''اس عشرے کی کس رات میں شب بیداری کر کے شب قدر کی سعادت حاصل کی جائے؟'' مولانا نے متبسم ہو کر فرمایا ''فرزند عزیز شب بیداری کا جو روزانہ معمول ہے، اسی طرح ان راتوں میں بھی عمل کرو، صرف شب بیداری سے کیا ہوتا ہے؟ دیکھو، چوکیدار اور

---

(۱) صاحب ''مخزن احمدی'' نے اس واقعے کو نظم کیا ہے (ص ۲۵، ۲۶)

سپاہی ساری رات جاگتے رہتے ہیں، مگر اس دولت سے بے نصیب محروم رہتے ہیں، اگر تمہارے حال پر اللہ کا فضل ہے، تو شب قدر میں اگر تم سوتے بھی رہو گے تو اللہ تم کو جگا کر ان برکات میں شریک کردے گا" سید صاحبؒ یہ سن کر اپنے مسکن پر آگئے اور عادت کے مطابق شب بیداری کا معمول رکھا، ستائیسویں شب کو آپ نے چاہا کہ ساری رات جاگوں اور عبادت کروں، مگر عشاء کی نماز کے بعد کچھ ایسا نیند کا غلبہ ہوا کہ آپ سو گئے، تہائی رات کے قریب دو شخصوں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر جگایا، آپ نے دیکھا کہ آپ کی دائیں طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بائیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہیں، اور آپ سے فرمارہے ہیں کہ احمد جلد اٹھ اور غسل کر، سید صاحبؒ ان دونوں حضرات کو دیکھ کر دوڑ کر مسجد کے حوض کی طرف گئے اور باوجودیکہ سردی سے حوض کا پانی یخ ہورہا تھا، آپ نے اس سے غسل کیا اور فارغ ہوکر خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "فرزند آج شب قدر ہے یادالٰہی میں مشغول ہو اور دعا و مناجات کرو" اس کے بعد دونوں حضرات تشریف لے گئے، صاحب "مخزن" لکھتے ہیں کہ اس کے بعد سید صاحبؒ بارہا فرمایا کرتے تھے، اس رات کو اللہ کے فضل سے وارداتِ عجیب و واقعاتِ غریب دیکھنے میں آئے، تمام درخت اور دنیا کی ہر چیز سجدے میں تھی، اور تسبیح و تہلیل میں مشغول، مگر ان ظاہری آنکھوں سے اپنی اپنی جگہ کھڑی معلوم ہوتی تھی، اس وقت فنائے کلی اور استغراق کامل مجھے حاصل ہوا، صبح میں شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا تو آپ نے بہت مسرور ہوکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آج کی شب تم اپنی مراد کو پہنچ گئے، اس وقت سے ترقیات و علو درجات کے آثار ظاہر ہونے لگے(۱)"

مولانا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ "صراط مستقیم" میں لکھتے ہیں:۔

(۱) "مخزن احمدی" ص ۲۲۔۲۳

''ایک بار خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سید صاحبؒ کے منہ میں تین چھوہارے دیئے اور بہت شفقت ومحبت سے کھلائے، جب آپ بیدار ہوئے تو ان کی شیرینی آپ کے ظاہر وباطن سے ظاہر تھی، اس کے بعد ایک روز سید صاحبؒ نے خواب میں حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو دیکھا، حضرت علیؓ نے اپنے دست مبارک سے آپ کو اس طرح نہلایا جیسے باپ اپنے بچوں کو نہلاتے دھلاتے ہیں، اور حضرت فاطمہؓ نے اپنے ہاتھ سے ایک لباس فاخر آپ کو پہنایا، اس کے بعد سے طریق نبوت کے کمالات آپ پر ظاہر ہونے لگے، یہاں تک کہ ایک روز اللہ تعالیٰ نے خاص دست قدرت سے آپ کا دایاں ہاتھ پکڑ کر امور قدسیہ میں سے ایک چیز، جو نہایت رفیع وبدیع تھی، آپ کو عنایت کی اور فرمایا کہ اور چیزیں بھی ہم تم کو دیں گے (۱)''

رائے بریلی کو واپسی اور نکاح

اس کے بعد اپنے وطن رائے بریلی تشریف لائے (۲)، آپ اچانک پہنچے اور مسجد میں مسافرانہ جا کر بیٹھ گئے، آپ جس وقت گھر سے نکلے تھے، اس وقت ڈاڑھی مونچھ بھی نہیں نکلی تھی، اب تشریف لائے تو گھنی ڈاڑھی اور مونچھیں تھیں، لوگوں نے پہچانا نہیں اور سمجھے شاید کوئی مسافر یا درویش ہو، سب سے پہلے میاں عبدالقادر خاں نے (اور ایک روایت میں ہے کہ سید علم الہدیٰ نے) پہچانا اور گھر میں خبر کی، اعزا ملنے آئے اور ہاتھوں ہاتھ گھر لے گئے۔ (۳)

اس مرتبہ وطن میں کئی برس رہنا ہوا، اسی مدت میں آپ نے سید محمد روشن (۴) کی صاحبزادی بی بی زہرہ سے نکاح کیا، یہ نسبت پہلے سے تھی، لیکن لڑکی کے گھر والوں کو آپ کی وضع اور عزائم دیکھ کر تأمل تھا، اعزاء نے کہہ سن کر راضی کیا اور رشتہ ہو گیا، ۱۲۲۴ھ میں آپ کی بڑی صاحبزادی بی بی سارہ پیدا ہوئیں۔

---

(۱) ''صراط مستقیم'' ص ۱۶۴ (۲) خاندانی کاغذات اور دستاویزوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ۱۲۲۳ھ میں وطن میں موجود تھے، (ملاحظہ ہو عکس وکالت نامہ سید محمد جامع وسید محمد وسید محی الدین، مشمولہ کتاب (۳) ''منظورہ''۔ (۴) سید محمد روشن، شاہ علم اللہؒ کے حقیقی چچا سید اسحٰق کی پانچویں پشت میں ہیں، سید محمد روشن بن سید محمد شافع بن سید عبدالغفار بن سید تاج الدین بن سید اسحٰق بن سید محمد معظم۔